بعونِ صنّاعِ بے مکان و فضلِ خلّاقِ زمین و زمان

روضہ حیدریہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عاشق تھی حلیمہ دائی
جسنے گھر بیٹھے یہ دولت پائی

وہ کچھ اس رمز سے آگاہ نہ تھی
اوسکی قسمت مین یہ دولت لکھی تھی

یعنے اوس شاہ کو لائی گھر مین
نور اللہ کو لائی گھر مین

واہ کیا طالع بیدار ملے
جسکو کونین کے سردار ملے

نور سے کیون نہو معمور وہ گھر
جلوہ فرما ہون جہان پیغمبر

کس طرح گھر نہو وہ نورانی
جسکی جبریل کرے دربانی

آستانہ ہوا وہ شام و سحر
سجدہ گاہ ملک و جن و بشر

در و دیوار سے آتی تھی صدا
کہ حلیمہؓ یہ ہوا فضل خدا

شکر کرتی تھی خدا کا ہر دم
کہ نہ تھے مستحق اس [illegible] کے ہم

حق نے بخشی تجھے دولت یہ عجیب
بجہ حلیمہؓ کے کہان تھے یہ نصیب

کبھی صورت کا تماشا کرنا
کبھی پیشانی کو
کبھی اوس چہرہ نورانی کو

ماہ والا لیتی کر آرام || آفتاب عجم بی کر آرام
سو رہے ماہ عجم مہر عرب || سو رہے شمع شبستان طرب
منہ پہ سورج نے لیا [illegible] || تو بھی اے مہر درخشان کر خواب
[illegible] سو جا || میری دولت کی نشانی سو جا
تیرے آرام کو اے مہ پارہ || میری آنکھوں نکا بنے گہوارہ
اپنی آنکھوں میں سلاؤں تجھکو || اپنے جھولے میں جھلاؤں تجھکو
کنگھی بالوں میں جو ہوتی درکار || دیتی تھی پنجۂ مژگان سے سنوار
پانی منہ دھونے کو جاکر لاتی || شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
دل کو کہتی تھی کہ آئینہ بنے || سینہ اوس حسن کا گنجینہ بنے
تا نہ لگ جائے کہیں اپنی نظر || آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر
قد وہ بوٹا سا تھا بس زیبا نظر || جیسے پتلی کا ہو آنکھوں میں گھر
جان و مال اپنی فدا کرتی تھی || جی سے خدمت میں رہا کرتی تھی
سارا دن کام تھا خدمت ہی سے بس || گذرے اسطرح کے جب تین برس
ایکدن اوس شہ دین پرور نے || اوج وحدت کے مہ انور نے
اوس سے پوچھا کہ بتا اے مادر || دنکو بھائی مرا جاتا ہے کدھر
بولی ہاں کہنے پہ صدقے دائی || وہ ترا دودھ شریکا بھائی
بکریاں دنکو چراتا ہے وہ || شام کو گھر میں پھر آتا ہے وہ

[illegible]

بکریاں سبزہ پہ خوش ہو کر چرین
شاخ طوبی کی چھڑی بنواؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی
خار سے پاک وہ جنگل ہو جاے
جسطرف وہ قدم بے سایہ چلے
جسطرف وہ مہ انور نکلے
الغرض وہ شہ لولاک لما

ہر جڑی بوٹی تھی سرگرم سلام
اپنی امت کا جو ہی چرواہا
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسولؐ
بکریاں ذنکو چرایا کرتے
ایکدن دائی حلیمہؓ تنہا
پایا کا بیٹا مضطر آیا
بیٹھی کیا کرتی ہے گھر مین آرام
دو حریفون سے کیا اونکو ہلاک
خاک پر ہیں پڑے لوٹتے دیکھا
سنکے یہ بات حلیمہؓ دائی

جنت گلشن فردوس چرین
بکریاں ہانکنے کو بیجاؤ
... کی کرے مہمانی
سبزہ او... [illegible]
سایہ کو ابر گران مایہ چلے
مہر اوس راہ سے بچکر نکلے
رونق افزاے بیابان جو ہوا
ہر شجر کا تھا جھکے یہ کلام
دیکھو وہ آتا ہے [illegible]
ذنکو اس کام مین رہتے مشغول
شام کو گھر مین پھر آیا کرتے
گھر مین بیٹھی تھی کہ بیٹا اوسکا
رو کر اوس خستہ سے یون کہنے لگا
چل محمد کا ہوا کام تمام
چھری سینے کو کر ڈالا چاک
چھری سینہ پہ چلاتے دیکھا
گر پڑی خاک پہ اور چلائی

[illegible]

[illegible]

ابھی اندوہ و قلق مین ناگاہ ... آگیا سامنے وہ غیرت ماہ

بیٹے کے فرمایا کہ مضطر مت ہو ... مین سلامت ہون تو ناشاد نہ ہو

گرچہ بیٹے کو مرے جا[illegible] ... کیا ہوا دل کو مرے پاک کیا

آپ نے محبت سے [illegible] دھو دیا ... زنگ آئینہ سے بالکل کھویا

دل [illegible] کیا ... جسقدر کھوٹ تھا سب دور کیا

یہ جگر سوختہ سب بھول گئی ... نازنین گل کی طرح پھول گئی

گھر مین حیرت زدہ لائی لیکن ... دل مین کچھ سوچکے بولی اکدن

ہو مرے جانی ترے صدقے جاؤن ... چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن

یہ کہا اور شہ والا کو بہ ... ساتھ لیکر وہ چلی صحرا کو

راہ مین ایک جگہ بٹھلا کر ... کسی مطلب کو گئی اور جا کر

پھر جو آئی تو نپایا شہ کو ... ابر قدرت نے چھپایا مہ کو

حالت ابتر ہوئی اوس شیدا کی ... سر تھا اور خاک تھی اس صحرا کی

کہتی تھی ہائے کدھر جاؤن مین ... موت آجائے تو مر جاؤن مین

ہائے کس ابر مین وہ چاند چھپا ... چھا گئی ہائے مرے غم کی گھٹا

کیا ہوا وہ دم کا اجالا میرا ... کیا ہوا گیسوؤن والا میرا

کیا ہوا وہ گل باغ خوبی ... کیا ہوا نور دل محبوبی

کیا ہوا سرو گلستان کمال ... کیا ہوا شمع شبستان جمال

[illegible]

کیا کہون عشق کی بیماری ہے — دل سنبھلتا نہین نا جاری ہے

مین ترے گھر مین نہ جاؤنگی مین — نا کہ جنگل کی اوڑ جاؤنگی مین

مینے محنت سے تھا پالا تجھکو — [illegible] کا اوجالا تجھکو

ہاے وہ چاند سی صورت افسوس — ہائے [illegible] افسوس

بن ترے کیسے مین جاؤن کیونکر — منھ تری ماکو دکھاؤن کیونکر

تیرے دادا نے مجھے سونپا تھا — مجھے شرمندہ کیو بیٹا

گرد اوسکے ہوا خلقت کا ہجوم — پوچھتی جاتی تھے سب کا مفہوم

کیا ترا نام ہے کیون روتی ہے — جان کسکی لیے یون کھوتی ہے

بولی اک گانو سے آئی ہون عزیز — مصطفے پیارے کی دائی ہون نیز

مجھہ ضعیفہ کا جلیلہ ہے نام — میرا اس بن مین ہوا کام تمام

کھو گیا دشت مین جانی میرا — گم ہوا یوسف ثانی میرا

اسلیے روتی ہون باحال سقیم — نہین ملتا ہے مرا در یتیم

بس میرا لڑکا گر پلتا ہے — بچہ بن باپ کا اکلوتا ہے

سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا — تن پہ ہے ننھا سا جامہ زیبا

گال اوس گلبدن کے ہین گورے گورے — لال ہین آنکھین اوسکی دو ڈورے

سر پہ ہین بال جھنڈولے ایسے — گل پہ سنبل کا ہو جلوہ جیسے

اوسکے زلفون کے گھونگروالے بال — دل شیدا کے لیے ہین جنجال

[illegible]

[illegible]

رو کے چلائی وہ ہائی لوگو ۔ لٹ گئی میری کمائی لوگو

بیکلی دیکھ کے اوس مضطر کی ۔ جان جاتی رہی سارے گھر کی

آسیہ بی بی نے اوس سے پوچھا ۔ کہ تجھے میری قسم سچ بتلا

میرا بچہ [illegible] دادی ۔ چھوڑ کر آئی ہے کیسا دادی

کیون یون آئی ہے کیون خیر تو ہے ۔ ایسی گھبرائی ہے کیون خیر تو ہے

بولی قابو مین نہین جی میرا ۔ لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا

اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی مین ۔ ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی مین

سنکر اوس خستہ محزون کا کلام ۔ شور ماتم سے تھا گھر مین کہرام

آسیہ خاتون کا حال ۔ تھرتھراتا تھا بدن جی تھا نڈھال

دل شیدا کا ہوا حال سقیم ۔ رو اوٹھی ہائے مرا در یتیم

یہ کہا اور ہوا غش طاری ۔ یون لگی کہنے باہ و زاری

مین چلی مجکو سنبھالو کوئی ۔ اوسکے دادا کو بلا لو کوئی

سنکے یہ بات وہ سردار قریش ۔ لیکے ساتھ اپنے یگانے اور خویش

رہ گھبراتا ہوا گھر سے نکلا ۔ خاک اوڑاتا ہوا ادھر ادھر ڈھونڈھا

دیکھا کیلے کے درختون مین چھپا ۔ ایک لڑکا ہے اکیلا بیٹھا

نور سے اوسکے چمکتے ہے وہ بن ۔ اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن

دل مین تھا اوسکے جو یعقوب کا داغ ۔ اسے یوسف نے کیا تازہ دماغ

[illegible]

ایسا کے یہ ملا دے جب کہ
پیارا دیدار دکھا دے ہمکو
ہنستے ہم بھی سوئے جانان
جائے اوس دیس میں ہم رہ جائے
کام جان دل الفت دوست بار ہے
مشتاق کی ابھی تھکا دے کہ گئی

جی بحال دوبی و تاو دنیا
گل خالی دل اپنا شاد کرے
وہ آگر جائے کے آتے ہو دنی
وکو دوان پاکے ملے غم دنی
دل تھا اپنی محبت سے
کام جنی مجھ جان ا

تیرا دلدار مبارک ہو تجھے
کھولکر آنکھ لگی کہنے کہ ہان
اوٹھکے سینے سے لگایا اسکو
جب میسر ہوئی محبوب کی دید
پھر تو تنگے مین تھی گھر گھر شادی
تھی اوٹھی گویا حلیمہ دائی ؛
اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی
ہجاے دلدار جو دیکھی سونی
تھی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا
گلستان ہے بیابان مجکو
غم ہجران سے جو گھبرائی تھی
در محبوب تھا آنا جانا ؛
یان نہ آنا ہے نہ جانا بنتا
ہر جس دنیا کے جو پابند مین ہم
پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے
مین دریا مین کسی تشنہ کو
ہجر مین خون جگر پینا ہے

لطف دیدار مبارک ہو تجھے
لاکے کہا دیکھ یہان
بٹھایا اوسکو
شاد دیا
طرف سے تھی مبارکباد
زندگی اوسنے دوبارہ پائی
گھر فتہ آلودہ حسرت آئی
ہوگئی وحشت خاطر دونی
جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا
گھر ہوا گوشہ زندان مجکو
گھر سے کے کو چلی جاتی تھی
واہ کیا خوب تھا آنا جانا ؛
نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا
مبتلاے الم چند ہین ہم
نہین اوٹھتا ہے قدم کیا کیجے
گر نہ دیکھا ہو تو ہم کو دیکھو
ہمیزہ جینا بھی کچھ جینا ہے

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ یہ قصہ
سرنوشت
بتصحیح منشی نول
منشی بالتزام
در مطبع منشی
واقع ... منشی ... بہ اہتمام
ماہ ... مطبع ... صاحب
... مطبوع